فراتِ عشق

مہدی باقر خان معراج

پہلے فراتِ عشق میں پیہم، شنا کریں — پھر اس کے بعد ہم تری مدح و ثنا کریں
کچھ اس طرح سے اجرِ رسالت ادا کریں — دل سے عزائے سبطِ رسولِ خدا کریں
تیرے لہو سے خاک بھی خاکِ شفا ہوئی — تیرے غموں سے درد سبھی ہم دوا کریں
فرشِ عزا پکارے ہے حیّ علی الفلاح — یارو! نمازِ عشق نہ ہرگز، قضا کریں
اُٹھیں حبیب وار تو پھر سر بکف رہیں — اور خود کو وقفِ راہِ شہِ کربلا کریں
لعنت لکھی ہے ظلم کی قسمت میں تا ابد — ہر دور کے یزید پہ بے چوں چرا کریں
فرعون اور یزیدِ زمانہ کے واسطے — عزمِ حبیب و جذبہء حر کو عصیٰ کریں
یارب! بحقِّ صبر اسیرانِ کربلا — خود کو انا کی قید ہم سب رہا کریں
کرب و بلا ہی ایسی کسوٹی ہے جس جگہ — باطل کو حق سے خیر کو شر سے جدا کریں
گر ہو ہمارا خوں بھی شہیدوں کے خوں سا — جاں ہم بھی اپنی راہِ خدا میں فدا کریں
اے صاحبانِ زندہ ضمیر و شعورِ غم! — آؤ غمِ حسین سے دل، آشنا کریں
ایسے شہید، لشکرِ سرور میں ہیں فقط — جو موت کو حیات، فنا کو بقا کریں
ہے صبر ہی شعار ہمارا خدا گواہ۔۔۔!!! — کرنے دو اہلِ ظلم کو جتنی جفا کریں

پیغام ہے یہ سب کو شہنشاہ وفا کا غیرت کو تاج اور وفا کو قبا کریں
تاخیر اک ذرا بھی عزا میں نہ ہو کبھی بر وقت ہم نماز مودت ادا کریں
خوشنود فاطمہ ہوں تو راضی امام عصر کچھ اہتمام اس طرح اہل عزا کریں